طلب علم کے آداب

حضرت مولانا سمیع الحق

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے طلبہ کرام سے جو خطاب فرمایا، افادہ عام کی غرض سے نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

سندِ حدیث کی اہمیت:...... ''ہمارے نہایت قابل قدر اساتذہ ومشائخ اسٹیج پر تشریف فرما ہیں۔ میں اس بڑے رتبے کا ہرگز اہل و مستحق نہیں بلکہ ان مشائخ میں سے ہر ایک اس قابل ہے کہ وہ افتتاح کریں لیکن دار العلوم سے نسبتِ خدمت کی وجہ سے مجھے تعمیل حکم کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے اکابر کا یہی طریقہ ہے مولانا نانوتویؒ، مولانا گنگوہی، حضرت شیخ الہند، مولانا محمود حسن اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور آپ سے محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ تک کے اکابر ترمذی شریف میں ہر قسم کے مباحث بیان کرتے ہیں اور اب تو برصغیر پاک وہند کے مدارس میں یہی رواج ہے کہ افتتاح اسی کتاب سے ہو رہا ہے، آپ لوگوں نے سند سنی، اس کی مثال بجلی کی تار اور کنکشن جیسی ہے، تار اور کنکشن نہیں ہے تو لائٹ بلب نہیں جلے گی اور احادیث کے اساتذہ کی مثال ٹرانسفارمر کی سی ہے، ٹرانسفارمر سے تار کا تعلق نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں، تار اور کنکشن بیکار ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال گنبد خضراء میں پاور ہاؤس ہے، ہم بنیاد پرست ہیں۔ یہود و نصاریٰ کی بنیاد نہیں، اس لئے وہ ہم پر غصہ ہیں اور ہمیں بنیاد پرستی کا طعنہ دیتے ہیں۔ صحاح ستہ ہماری بنیاد ہے، درمیان میں انقطاع کوئی نہیں۔ ایک زنجیر کی کڑیوں کی طرح ہمارا سند ہے، متصل ہے، یاد رکھنا اپنے مطالعہ سے کوئی عالم نہیں بنا اور نہ کتابوں کی نورانیت حاصل کی بلکہ علم کے لئے سفر کرنا، استاد کے سامنے بیٹھنا ضروری ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا وقت آئے گا کہ آپ کے پاس (مدینہ منورہ) دور دراز سے لوگ حدیث اور علم سیکھنے کے لئے لاغر اونٹنیوں پر آئیں گے، میں تم لوگوں کو ان کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، تو آپ بڑا مقصد لے کر نکلے ہو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں، آپ کا بڑا مقام ہے، فرشتے آپ کے قدموں تلے رحمت کے پر بچھاتے ہیں۔

اصل علوم، علومِ دینیہ ہیں:......انسان اس علم کی وجہ سے انسان ہے، دنیاوی، مادی کھانا کھانے اور پانی پینے کی وجہ سے نہیں بلکہ انسان کا مابہ الامتیاز علم ہے، کسی چیز کو مسخر کرنا علم نہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مسخر کیے ہیں، دنیا کی سب سے زیادہ محتاج ترین چیز انسان ہے۔ کائنات کو مسخر کیا ہے اس کے لئے، لیکن پھر بھی محتاج، تو یہ سراپا احتیاج اشرف المخلوق کیوں ہے؟ فرشتوں نے انسان کی پیدائش پر کہا: اس کمزور اور محتاج کو خلیفہ کیوں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿انی اعلم مالا تعلمون وعلم آدم الاسماء کلها﴾......انسان کو علوم الٰہیہ دیئے، وحی ورسالت کے علوم، جن سے دنیا کی زندگی عظمت وشرافت کی بنے، سائنس اور دنیوی علوم سے مرعوب نہ ہو، وہ علم نہیں جو بم بناتا ہے اور تباہی لاتا ہے، سائنسی علوم دنیا کی تباہی ہے، اسلام اور دین کی شکل میں جو علم آیا ہے وہ کائنات کی تعمیر، اخلاقی اقدار اور قوانین الٰہیہ کی تنفیذ چاہتا ہے، امن وامان اور سلامتی کا علمبردار دین، اسلام ہے۔

اخلاصِ نیت:......پہلی چیز یہ ہے کہ نیت خالص کرلو، اپنا ہدف حصول علم بنالو، علم دشمن کا نشانہ ہے، کفار علم کے دشمن ہیں، ان کو علم کی طاقت اور قوت کا پتہ ہے۔ 58 مسلمان حکومتیں ہیں، مگر یہ تمام فوجیں، ٹینکیں، حکومتیں انہیں غلامی سے نہیں بچاسکتے۔ یہ پیٹرول، تیل، کارخانے اور خزانے مسلمانوں کی شان وشوکت کا ذریعہ نہیں۔ وہ علم ہے جو شان وشوکت کا ذریعہ ہے یہ تمام کفار، عالم کفر تمہارے (طالب علم) خلاف ایک ہوئے ہیں، ان کو ہمارے حکمرانوں سے کوئی گلہ، شکوہ اور شکایت نہیں وہ تو مکمل طور پر ان کے غلام ہیں، ان کا ہدف اور نشانہ طالبان ہیں۔ طالبان قرآن، طالبان حدیث، طالبان فقہ اور اصول فقہ وتصوف، ان کا ہدف یہ ہے کہ علم کو اٹھانا ہے، قوت کو ختم کرنا ہے، وہ تمہارا وجود برداشت کرنے کو تیار نہیں، ایسے حالات میں علم حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے، شیطان بھی بہکاتا ہے، وسوسے ڈالتا ہے کہ طالب علم ہو کر تم کیا کروگے، دانشور بنو، ڈاکٹر بنو، ہزاروں روپے تنخواہ ہوں گی، بینک بیلنس ہوگا، مگر تم لوگوں نے نیت کرنی ہے کہ میں علم خالص اللہ تعالیٰ کے لئے حاصل کرتا ہوں، تم کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مقصد کے لئے قبول کیا ہے، تکبر نہ کرو کہ ہم تو علم حاصل کرتے ہیں، یہ علم انبیاء کی نیابت ہے، یہ تمہارا کمال نہیں، اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿یمنون علیك ان اسلموا قل لاتمنوا علی اسلامکم بل الله یمن علیکم ان هدا کم للایمان﴾ (حجرات:۱۷)

اب شکر گزار رہو، علم اس لئے حاصل نہ کرو، کہ میرا والد قاضی ہے، میں بھی قاضی بنوں گا، ڈسٹرکٹ خطیب ہے، اس کے بعد یہ عہدہ مجھے ملے گا، غیر اللہ کے تصور کو بھی دل میں نہ لاؤ۔

نظام الملک طوسی نے بغداد میں مدرسہ بنایا تھا، اس مدرسے کے ہر طرف چرچے تھے، نظام الملک ایک مرتبہ مدرسہ کا معائنہ کرنے نکلے، طالب علموں سے بھی پوچھتے رہے، کہ کسی چیز کی ضرورت اور کمی تو نہیں۔

ایک طالب علم سے پوچھا، تم علم کس لئے حاصل کررہے ہو، اس نے جواب دیا، میرا والد قاضی القضاۃ ہے، میں بھی قاضی القضاۃ بن جاؤں، دوسرے سے دریافت کیا، تمہارے تحصیل علم کا مقصد کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا باپ جامع

مسجد کے خطیب ہیں، واعظ اور مقرر ہیں، میں بھی واعظ، مقرر اور خطیب بننا چاہتا ہوں، غرض تمام طالب علموں سے مقصد علم کے بارے میں سوال کیا، نظام الملک بہت مایوس ہوئے، ان کے دل میں آیا کہ اس مدرسے کو بند کرنا چاہئے، اس کی کوئی افادیت نہیں، آخر میں ایک طالب علم کے پاس آئے، ان سے پوچھا تمہارے تحصیل علم کا مقصد کیا ہے؟ اس طالب علم نے جواب میں کہا:...... اللہ تعالیٰ کی مرضیات اور نامرضیات کا علم حاصل ہوجائے، پھر مرضیات پر عمل کیا جائے اور نامرضیات سے بچا جائے۔ نظام الملک اس طالب علم کے جواب سے بہت خوش ہوئے اور مدرسہ بند کرنے کا ارادہ ترک کردیا، وہ طالب علم بعد میں حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔ تو آپ سب اپنی نیت خالص کریں، تمام صحاح کے احادیث کی جامعیت تب موثر ہوں گے، جب نیت صحیح ہو، بخاری شریف میں سیاست، حکومت، جہاد، معیشت غرض زندگی کے ہر پہلو پر احادیث ہیں، اس لئے صحیح بخاری کو جامع بھی کہا جاتا ہے، لیکن امام بخاری نے آغاز میں ''انما الاعمال بالنیات'' لکھی، بظاہر اس کی کتاب الوحی سے کوئی مناسبت نہیں، مقصد یہ ہے کہ جو کچھ آئندہ احادیث میں آرہا ہے، سب کا تعلق نیت سے ہے، جہاد میں نیت خالص نہ ہو تو جہاد قبول نہیں، لہٰذا نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

طلب علم میں مشکلات:...... دوسری بات یہ ہے کہ یہ راحت واکرام کا راستہ نہیں، اس میں مشکلات ہیں، یہ کانٹوں بھرا راستہ ہے، گرمی، سردی، بھوک اور پیاس برداشت کرو گے، مگر آپ اپنی تکالیف کا اندازہ اکابر کی تکلیفات سے کریں، ان کو دیکھیں، جنہوں نے نہایت تکالیف اور مشقتوں سے علم حاصل کیا۔ مشقت اور تکلیف سے حاصل کئے ہوئے علم میں برکت ہوتی ہے، اس وقت تمام عالم کفر کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم کو رسوا کرو، اس کو وحشی اور فقیر بنادو، طعن وتشنیع کرو کہ بنیاد پرست ہیں، انتہا پسند ہیں، کم ظرف ہیں، برداشت کا مادہ نہیں، امام ابو یوسفؒ کا قول ہے: ''العلم عز لا ذل فیه یحصل بذل لا عز فیه''

(علم عزت ہے اس میں ذلت نہیں مگر حاصل ہوتا ہے ذلت کے ساتھ اس کے حصول میں عزت واکرام کوئی نہیں)

اکابر کے چند واقعات:...... فقر وغربت کو سینے سے لگاؤ، اکابر کی محنتوں کی نقل کرو۔ امام مالکؒ علم کے لئے نکلے تو کچھ پاس نہ تھا، باپ نے صرف ایک گھر چھوڑا تھا، اس نے پہلے چھت کو بیچا انہوں سے علم حاصل کیا، پھر اینٹیں بیچیں اور ان سے گزارا کرتے رہے، مگر کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا۔ امام بخاریؒ کے پاس ایک جوڑا کپڑے تھے، ہفتے میں ایک دن گھر میں بند ہو کر اسے دھوتے، ایک مرتبہ جب امام بخاریؒ درس میں شریک نہ ہوئے تو ساتھیوں نے ان کے دروازے پر دستک دی، جب اندر سے جواب موصول نہ ہوا، تو انہوں نے دھمکی دی کہ دروازے کا کھواڑ نکال دیں گے۔ آپؒ نے جواب میں فرمایا: آپ میرا ایک اہم راز کھولتے جارہے ہیں۔ میرے پاس کپڑے نہیں، ستر ڈھانپنے کے لئے صرف ایک جوڑا ہے اور وہ بھی دھویا ہے، امام بخاریؒ کا حافظہ ضرب المثل تھا۔ امام بخاریؒ کے حافظے کے واقعات آپ لوگوں نے سنے ہیں اور اساتذہ سے بھی سنتے رہیں گے۔

امام محمدؒ بڑے ناز ونعمت میں پلے تھے، انہیں ان کے والد امام ابو حنیفہؒ کے پاس لے آئے، امام صاحبؒ نے جب

اس کے ٹاٹ بھاٹ کو دیکھا تو فرمایا:...... یہ علم حاصل نہیں کرسکتا، آپ کے والد نے اصرار کیا تو امام صاحبؒ نے امتحاناً فرمایا کہ جاؤ تین ادجھڑیوں کو ایک ساتھ لاؤ، امام محمدؒ گئے، ایک ادجھڑی کو ایک ہاتھ میں پکڑ، دوسری کو دوسرے ہاتھ اور تیسری دانتوں، امام صاحب کے پاس آئے تو آپؒ نے درس میں شرکت کی اجازت دے دی، پھر امام محمدؒ سے اللہ تعالیٰ فقہ کی جو خدمت لی وہ اظہر من الشمس ہے۔

شیخ الحدیثؒ اکابر علمائے دیوبند کے واقعات سننے کے بعد ہم نے کتابوں میں بھی پڑھا، فرماتے:...... فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتویؒ دہلی میں پڑھا کرتے تھے، رات کو نکلتے اور سبزی بازار میں آتے جو پتے گرے ہوتے ان کو اٹھاتے اور دھو کر اس سے گزارا کرتے۔

حکومت بھی اساتذہ اور طلبہ کو کوئی وظیفہ نہیں دیتی، نہایت محدود وسائل میں مسائل زیادہ ہیں۔ مادہ پرستوں کے لئے کروڑوں، اربوں کا بجٹ مختص ہے، ہم ایک ہاسٹل نہیں بناسکتے، مگر ہمارا طرز اصحاب صفہ کا ہے، ہم ان ہی کے پیروکار ہیں، حضرت ابوہریرہؓ بے ہوش ہوجاتے، لوگ کہتے کہ ان پر جنات ہیں، مگر حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: "مابی الا الجوع"...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ان تنصر اللّٰھی نصرکم" حضرت علیؓ مدینہ میں ایک یہودی کے باغ میں گئے اور ایک کھجور میں ایک ڈول نکالتے تھے، جب مٹھی بھر کھجور جمع ہوئی تو سب کچھ چھوڑ دیا اور فرمایا کہ آج کے گزارے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

ادب واحترام:...... تیسری اہم بات ادب کی ہے، ادب واحترام کروگے تو علم میں برکت ہوگی، ورنہ فیض نہیں پھیلے گا، بے ادب محروم گشت از فضل رب۔ حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔ من علمنی حرفا فھو مولائی، اللہ تعالیٰ کا ادب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب، استاد کا ادب الغرض الدین کله ادب، مدرسے اور استاد کے ساتھ محبت اور عقیدت کا معاملہ کروگے تو کامیاب ہوگے، ہمارے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اساتذہ کا بہت احترام فرماتے تھے، حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کا محبت وعقیدت تو اتنی غالب تھی کہ نام لینا بھی پسند نہ فرماتے، شیخ الحدیثؒ فرماتے کہ میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی خدمت کرتا تو اور طالب علم مجھے چاپلوسی کہتے، مگر میں نے کسی کی بات کی کوئی پرواہ نہ کی۔ آج شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے ادب کا صدقہ ہے کہ عالم اسلام میں دار العلوم حقانیہ اور ان کا فیض پھیل رہا ہے۔

شیخ الہندؒ کے بہت سارے تلامذہ تھے، مگر جو فیض شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا پھیلا ہوا ہے وہ کسی اور کا نہیں پھیلا، حضرت مدنیؒ شیخ الہند کے ادب وخدمت میں ہر وقت لگے رہتے ہیں، مالٹا کے جیل میں لوٹا بھر کر اپنے جسم سے لپٹاتے رہتے اور پھر تہجد کے وقت شیخ الہندؒ کی خدمت میں پیش کرتے تو پانی کی ٹھنڈک قدرے کم ہوتی، آپ لوگ اکابر کی سوانحات کا مطالعہ کریں، ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس گلشن دار العوم کو ہمیشہ قائم ودائم اور سبر سبز وشاداب رکھے۔ آمین

☆......☆......☆